احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 21 جنوری 2012ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10
الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 21 جنوری 2012ء 26 صفر 1433 ہجری 21 صلح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 18

حقیقی نبی

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (متوفّٰی 1297ھ) فرماتے ہیں۔

’’جیسے آئینہ آفتاب اس دھوپ میں واسطہ ہوتا ہے جو اس کے وسیلہ سے ان مواضع میں پیدا ہوتی ہے جو خود مقابل آفتاب نہیں ہوتی پر آئینہ مقابل آفتاب کے مقابل ہوتی ہیں۔ ایسے ہی انبیاء باقی بھی مثل آئینہ بیچ میں واسطہ فیض ہیں غرض اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدیؐ ہے کوئی کمال ذاتی نہیں۔

(تحذیر الناس صفحہ 33 مطبع مجتبائی دہلی 1309ھ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پھر چوتھی حالت کے بعد پانچویں حالت ہے جس کے مفاسد سے نہایت سخت اور شدید محبت نفس امارہ کو ہے۔ کیونکہ اس مرتبہ پر صرف ایک لڑائی باقی رہ جاتی ہے اور وہ وقت قریب آجاتا ہے کہ حضرت عزت جل شانہ کے فرشتے اس وجود کی تمام آبادی کو فتح کر لیں اور اس پر اپنا پورا تصرف اور دخل کر لیں اور تمام نفسانی سلسلہ کو درہم برہم کر دیں اور نفسانی قویٰ کے قریہ کو ویران کر دیں۔ اور اس کے نمبرداروں کو ذلیل اور پست کر کے دکھلا دیں اور پہلی سلطنت پر ایک تباہی ڈال دیں اور انقلاب سلطنت پر ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها .... اور یہ مومن کے لئے ایک آخری امتحان اور آخری جنگ ہے جس پر اس کے تمام مراتب سلوک ختم ہو جاتے ہیں اور اس کا سلسلہ ترقیات جو کسب اور کوشش سے ہے انتہا تک پہنچ جاتا ہے۔ اور انسانی کوششیں اپنے اَخیر نقطہ تک منزل طے کر لیتی ہیں۔ پھر بعد اس کے صرف موہبت اور فضل کا کام باقی رہ جاتا ہے جو خلق آخر کے متعلق ہے اور یہ پانچویں[۵] حالت چوتھی حالت سے مشکل تر ہے کیونکہ چوتھی حالت میں تو صرف مومن کا کام یہ ہے کہ شہوات محرمہ نفسانیہ کو ترک کرے مگر پانچویں حالت میں مومن کا کام یہ ہے کہ نفس کو بھی ترک کر دے اور اس کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھ کر خدا تعالیٰ کی طرف واپس کرے اور خدا کے کاموں میں اپنے نفس کو وقف کر کے اس سے خدمت لے اور خدا کی راہ میں بذل نفس کرنے کا ارادہ رکھے اور اپنے نفس کی نفی وجود کے لئے کوشش کرے۔ کیونکہ جب تک نفس کا وجود باقی ہے گناہ کرنے کے لئے جذبات بھی باقی ہیں جو تقویٰ کے برخلاف ہیں۔ اور نیز جب تک وجود نفس باقی ہے ممکن نہیں کہ انسان تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مار سکے یا پورے طور پر خدا کی امانتوں اور عہدوں یا مخلوق کی امانتوں اور عہدوں کو ادا کر سکے۔ لیکن جیسا کہ بخل بغیر توکل اور خدا کی رازقیت پر ایمان لانے کے ترک نہیں ہو سکتا اور شہوات نفسانیہ محرمہ بغیر استیلاء ہیبت اور عظمت الٰہی اور لذات روحانیہ کے چھوٹ نہیں سکتیں ایسا ہی یہ مرتبہ عظمیٰ کہ ترکِ نفس کر کے تمام امانتیں خدا تعالیٰ کی اس کو واپس دی جائیں کبھی حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ ایک تیز آندھی عشق الٰہی کی چل کر کسی کو اس کی راہ میں دیوانہ نہ بنا دے۔ یہ تو درحقیقت عشق الٰہی کے مستوں اور دیوانوں کے کام ہیں دنیا کے عقلمندوں کے کام نہیں ؎

آسماں بار امانت نتوانست کشید   قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے۔ ان عرضنا الامانة .... ہم نے اپنی امانت کو جو امانت کی طرح واپس دینی چاہئے تمام زمین و آسمان کی مخلوق پر پیش کیا۔ پس سب نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈرے کہ امانت کے لینے سے کوئی خرابی پیدا نہ ہو مگر انسان نے اس امانت کو اپنے سر پر اٹھا لیا کیونکہ وہ ظلوم اور جہول تھا۔ یہ دونوں لفظ انسان کے لئے محل مدح میں ہیں نہ محل مذمت میں اور ان کے معنے یہ ہیں کہ انسان کی فطرت میں ایک صفت تھی کہ وہ خدا کے لئے اپنے نفس پر ظلم اور سختی کر سکتا تھا۔ اور ایسا خدا تعالیٰ کی طرف جھک سکتا تھا کہ اپنے نفس کو فراموش کر دے اس لئے اس نے منظور کیا کہ اپنے تمام وجود کو امانت کی طرح پاوے اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کر دے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 238)

درخواست دعا

۞ دیرینہ خادم سلسلہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید قریباً اڑھائی ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے محترم چوہدری صاحب کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کو جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے اور مزید فعال زندگی سے نوازے۔ آمین

سیکرٹریان وقف نو توجہ فرمائیں

۞ سیکرٹریان وقف نو اضلاع نیز صدرات لجنہ اماء اللہ مقامی و اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ سترہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو/ واقفات نو کے امتحان ششماہی سوم کے حل شدہ پرچہ جات 31 جنوری 2012ء تک وکالت وقف نو میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(وکیل وقف نو)

میڈیکل سکالرشپس

2011ء میں کسی حکومتی میڈیکل کالج میں MBBS میں داخلہ حاصل کرنے والے ضرورت مند احمدی طلباء وطالبات کیلئے سکالرشپس موجود ہیں۔ ایسے ضرورت مند طلباء وطالبات سے گزارش ہے کہ وہ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم اپنی درخواست مکرم صدر صاحب / مکرم امیر صاحب ضلع کی تصدیق، ایف ایس سی کی مارک شیٹ، اینٹری ٹیسٹ کے رزلٹ کی نقل اور MBBS میں داخلہ کے ثبوت (داخلہ فیس کی رسیدات کی نقول وغیرہ) کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال کریں۔ قواعد اور مزید تفصیلی معلومات نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ درخواست موصول ہونے کی آخری تاریخ 31 جنوری 2012ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد وصول ہونے والی درخواستوں کو شامل نہیں کیا جائے گا۔ فون: 047-6212473

(نظارت تعلیم)

مشعلِ راہ

اللہ تعالیٰ کے کام ہمیشہ خلوص نیت سے کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 6فروری2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''اللہ اس شخص کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے اسی طرح آگے پہنچایا کیونکہ بہت سارے ایسے لوگ جنہیں بات پہنچائی جاتی ہے وہ خود سننے والے سے زیادہ اسے یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ تین امور کے بارہ میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرسکتا اور وہ تین یہ ہیں۔ خداتعالیٰ کی خاطر کام میں خلوص نیت، دوسرا، ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی اور تیسرے جماعت مسلمین کے ساتھ مل کر رہنا۔

تو پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ تین باتیں جو بیان کی گئی ہیں کسی .... میں ہوں تو اس کو جائزہ لینا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس میں یہ تین باتیں ہوں وہ..........ہی نہیں ہے۔

اب پہلی بات جو اس میں بیان کی گئی ہے، اس کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جو کام تم اللہ تعالیٰ کی خاطر کر رہے ہو اس میں ہمیشہ خلوص نیت ہونا چاہئے۔ جماعتی عہدے جو تمہیں دئے جاتے ہیں انہیں نیک نیتی کے ساتھ بجالاؤ۔ صرف عہدے رکھنے کی خواہش نہ رکھو بلکہ اس خدمت کا جو حق ہے وہ ادا کرو۔ ایک تو خود اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ اس خدمت کو سرانجام دو۔ دوسرے اس عہدے کا صحیح استعمال بھی کرو۔ یہ نہ ہو کہ تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے اور اصول ہوں، ان سے نرمی کا سلوک ہو اور غیروں سے مختلف سلوک ہو، ان پر تمام قواعد لاگو ہو رہے ہوں۔ ایسا کرنا بھی خیانت ہے۔

پھر اس عہدے کی وجہ سے تم یا تمہارے عزیز کوئی ناجائز فائدہ اٹھانے والے نہ ہوں۔ مثلاً یہ بھی ہوتا ہے کہ چندوں کی رقوم اکٹھی کرتے ہیں۔ تو بہتر یہی ہے کہ ساتھ کے ساتھ جماعت کے اکاؤنٹ میں بھجوائی جاتی رہیں۔ یہ نہیں کہ ایک لمبا عرصہ رقوم اپنے اکاؤنٹ میں رکھ کر فائدہ اٹھاتے رہے۔ اگر امیر نے یا مرکز نے نہیں پوچھا تو اس وقت تک فائدہ اٹھاتے رہے۔ یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔ اور اگر کبھی مرکز پوچھ لے تو کہہ دیا کہ ہم نے یہ رقم ادا کرنی تھی مگر بہانے بازی کی کہ یہ ہو گیا اس لئے ادا نہیں کرسکے۔ تو غلط بیانی اور خیانت دونوں کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ شیطان چونکہ انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے اس لئے ایسے مواقع پیدا ہی نہ ہونے چاہئیں اور ان سے بچنا چاہئے۔

پھر یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کے کام آؤ، ان کے حقوق ادا کرو۔ پھر یہ بھی یاد رکھو کہ نظام جماعت کے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہو، نظام کی پوری پابندی کرو۔ کسی بات پر اعتراض پیدا ہوتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ وہ اعتراض انسان کو بہت دور تک لے جاتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ عہدے داروں سے بڑھ کر نظام تک اور پھر نظام سے بڑھ کر خلافت تک یہ اعتراض چلے جاتے ہیں۔ اس لئے اگر یہ کرو گے تو یہ بھی خیانت ہے۔

(روزنامہ الفضل 26مئی 2004ء)

نعت

اُٹھتی نہیں کوئی بھی نظر آپؐ کے آگے
بے کار ہیں سب لعل و گہر آپؐ کے آگے

دنیا میں کوئی اور کہاں آپؐ کے جیسا
کیا چیزیں ہیں یہ شمس و قمر آپؐ کے آگے

بن آپ کے یہ ارض و سما کچھ بھی نہیں ہیں
اور کچھ بھی نہیں حسن سحر آپؐ کے آگے

سینے میں مہکتے ہیں گلاب آپ کی خاطر
جھکتا ہے عقیدت سے یہ سر آپؐ کے آگے

ڈھائے ہیں زمانے نے ستم، جُرمِ وفا پر
اب رکھا ہے ہر زخمِ جگر آپؐ کے آگے

یہ مال یہ دولت بھی کوئی چیز ہیں آقا
قربان ہے یہ سارا دہر آپؐ کے آگے

عبدالصمد قریشی

قطعہ

مرد و زن خورد و کلاں شاہ و گدا آقا غلام
ڈاکٹر، مزدور اور اہل قلم، انجینئر
مختصر سی زندگی کا لطف پا لیتے سبھی
ہر کسی کو ہر کوئی اپنا سمجھ لیتا اگر

ڈاکٹر حنیف احمد قمر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

گالیاں سن کر دعا دو

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

''اور وہ لوگ بھی اللہ کے بندے ہیں۔ جو جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے اور جب لغو باتوں کے پاس سے گزرتے ہیں۔ تو بزرگانہ طور پر بغیر ان میں شامل ہونے کے گزر جاتے ہیں''۔

(سورۃ الفرقان آیت نمبر 73)

اس نے گالیاں دینے میں حد کر دی

حدیث شریف میں آیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے سامنے ابوبکرؓ کو برا بھلا کہہ رہا تھا اور ابوبکر چپ تھے۔ رسول اللہ بیٹھے مسکراتے رہے اور تعجب کرتے رہے۔ جب اس شخص نے گالیاں دینے میں حد کر دی تو ابوبکرؓ نے بھی جواباً کچھ الفاظ کہے۔ اس پر رسول اللہ ناراضگی کے انداز میں کھڑے ہو گئے اور چل پڑے۔ ابوبکرؓ نے جا کر رسول اللہ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب تک وہ مجھے گالیاں دیتا رہا آپ سنتے رہے اور بیٹھے رہے لیکن جب میں نے اس کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ آئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر جب تک تم خاموش تھے فرشتے تمہاری طرف سے اسے جواب دے رہے تھے لیکن جب تم نے خود جواب دینا شروع کیا تو فرشتے چلے گئے اور شیطان آ گیا۔ میں شیطان کے ساتھ کس طرح بیٹھ سکتا تھا۔ پھر فرمایا اے ابوبکر تین باتیں برحق ہیں۔ اول یہ کہ اگر کسی انسان سے زیادتی ہو اور وہ اللہ کی خاطر درگزر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت کا مقام عطا کرتا ہے اور اس کی مدد کرتا ہے۔ دوسری یہ کہ جس شخص نے بخشش کا دروازہ کھولا اور اس کا مقصد صرف صلہ رحمی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو زیادہ کرے گا اور اسے بہت دے گا۔ تیسری یہ کہ جس شخص نے اس غرض سے مانگنا شروع کیا ہے کہ اس کا مال زیادہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو بڑھانے کی بجائے کم کر دے گا۔ یعنی تنگ دستی اس کا پیچھا کرے گی۔

(مسند احمد جلد 2 ص 436)

حضرت مسیح موعود اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
بدبخت تر تمام جہاں سے وہی ہوا
جو ایک بات کہہ کے ہی دوزخ میں جا گرا
پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبت رب العباد سے

گالیوں پر صبر کا اعلیٰ نمونہ

اللہ تعالیٰ کے دربار میں انسانوں کی راہنمائی ہدایت اور مغفرت کے کئی انداز ہیں کبھی کبھی دشمن کی بدکلامی، ظلم، مخالفت اور گالی گلوچ ہدایت کا موجب بن جایا کرتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ رسول کریم ﷺ مکہ میں ایک چٹان پر بیٹھے کچھ گہری فکر میں تھے کہ اچانک ابوجہل آ نکلا اور اس نے آتے ہی آپؐ کو تھپڑ مارا اور پھر گندی سے گندی گالیاں آپ کو دینی شروع کر دیں۔ آپؐ نے تھپڑ بھی کھالیا اور گالیاں بھی سنتے رہے مگر آپ نے زبان سے ایک لفظ تک نہیں کہا۔ جب وہ گالیاں دے کر چلا گیا تو آپ خاموشی سے اٹھے اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت حمزہؓ کی ایک لونڈی اپنے گھر میں سے دروازہ میں کھڑی سارا نظارہ دیکھ رہی تھی۔ حمزہؓ اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے وہ سپاہی آدمی تھے اور سارا دن شکار میں لگے رہتے تھے اور شام کے وقت اپنے گھر آتے تھے اس روز بھی وہ شام کے وقت سینہ تان کر بڑے زور زور سے پیر مارتے اور ہاتھ میں تیر کمان پکڑے ابچپی بنے ہوئے گھر میں داخل ہوئے۔ وہ لونڈی گھر کی پرانی خادمہ تھی اور پرانے نوکر بھی رشتہ داروں کی طرح ہوتے ہیں۔ صبح سے وہ اپنا غصہ دبائے بیٹھی تھی جب اس نے حمزہؓ کو دیکھا تو بڑے جوش سے کہنے لگی تمہیں شرم نہیں آتی تیر کمان لئے جانور مارتے پھرتے ہو تمہیں پتہ ہے کہ صبح تمہارے بھتیجے کے ساتھ کیا ہوا۔ حمزہؓ نے کہا کیا ہوا؟ اس نے کہا میں دروازہ میں کھڑی تھی تمہارا بھتیجا سامنے پتھر پر آرام سے بیٹھا تھا اور کچھ سوچ رہا تھا کہ اتنے میں ابوجہل آیا اور اس نے پہلے تو اس کو تھپڑ مارا اور پھر بے تحاشا گالیاں دینی شروع کر دیں۔ پھر اس نے اپنے زنانہ انداز میں کہا۔ اس نے ابوجہل کو کچھ بھی تو نہیں کہا تھا کوئی بات اس نے نہیں کی تھی جس کی وجہ سے ابوجہل کو غصہ آتا۔ مگر پھر بھی وہ گالیاں دیتا گیا اور دیتا گیا اور تمہارا بھتیجا چپ کر کے سامنے کی طرف دیکھتا رہا اور اس نے ان کا کوئی جواب نہ دیا۔ ایک عورت اور پھر خادمہ کی زبان سے یہ بات سن کر حمزہؓ کی غیرت جوش میں آئی اور خانہ کعبہ کی طرف چل پڑے۔ رؤسا مکہ کا طریق تھا کہ شام کے وقت وہ خانہ کعبہ میں بیٹھ کر اپنی بڑائیاں بیان کیا کرتے اور لوگ ان کی تعریف کرتے۔ تمام رؤسا بیٹھے ہوئے تھے اور ابوجہل بھی ان میں موجود تھا کہ حمزہؓ گئے اور انہوں نے وہی کمان جو ان کے ہاتھ میں تھی۔ ابوجہل کے منہ پر ماری اور کہا میں نے سنا ہے تم نے محمد (ﷺ) کو مارا بھی ہے اور گالیاں بھی دی ہیں اور میں نے سنا ہے محمد (ﷺ) نے کوئی لفظ تم کو نہیں کہا تھا جس کے بدلہ میں تم گالیاں دیتے۔ پھر حمزہؓ نے کہا تم بہادر بنے پھرتے ہو اور جو چپ کر جاتا ہے اس پر ظلم اور تعدی کرتے ہو اب میں نے سارے مکہ کے سامنے تمہیں مارا ہے اگر تم میں ہمت ہے تو مجھے مار کر دیکھو۔ مکہ کے نوجوان حمزہؓ کو پکڑنے کے لئے اٹھے مگر ابوجہل پر ان کا ایسا رعب طاری ہوا کہ اس نے کہا جانے دو۔ صبح مجھ سے ہی کچھ زیادتی ہو گئی تھی۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد اول ص 315)

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 254 سورۃ الشعراء)

حضرت مسیح موعود اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

بدزبانی کی سزا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبولؐ نے فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہوتا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مفلس ہم میں سے وہ ہے جس کے پاس درہم و دینار نہیں۔ کوئی سامان نہیں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا میری امت میں سے مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ سبھی کچھ لائے گا۔ لیکن اس کے ساتھ اس نے کسی کو گالی دی ہو گی۔ کسی پر تہمت لگائی ہو گی کسی کا مال کھایا ہو گا۔ کسی کا خون بہایا ہو گا اور کسی کو اس نے زدوکوب کیا ہو گا۔ پس اس کی یہ نیکیاں ان گناہوں کے بدلہ میں لے لی جائیں گی اور اگر گناہوں کے چکا دینے سے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو اس شخص کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور نتیجتاً وہ شخص جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(ترمذی)

اپنے نفس پر قابو

علمی میدان میں جب انسان بے دلیل ہو جاتا ہے تو پھر اخلاق کے دائرہ سے نکل کر زبان درازی پر اتر آتا ہے۔ صاحب علم اور سچا اور خدا خوفی کرنے والا علم ثبوت اور دلائل سے بات کرتا ہے اور ان اوصاف سے مفلس آدمی گالیاں دے کر اپنے نفس کو خوش کرتا ہے۔ سچا و صادق گالیاں سننے سے گھبرایا نہیں کرتا بلکہ پہلے سے زیادہ وہ دلائل میں قوی ہو جاتا ہے اور اپنے نفس پر قابو پالیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا (-) بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالی دیتا رہے۔ آخر وہی شرمندہ ہو گا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔

(ملفوظات جلد اول ص 456)

شرفاء کی زبان پاک صاف اور نرم ہوتی ہے۔ شرافت، لیاقت اور قابلیت کا اظہار انسان کی بات چیت گفتگو اور کلام سے ہوتا ہے صلحاء اپنی طرز کلام کو بیہودہ نہیں بناتے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

تم خود غور کرو کہ ان کی گالیوں نے کس کو نقصان پہنچایا ہے ان کو یا مجھے؟ ان کی جماعت گھٹی ہے اور میری بڑھی ہے۔ اگر یہ گالیاں کوئی روک پیدا کر سکتی ہیں تو دو لاکھ سے زیادہ جماعت کس طرح پیدا ہو گئی۔ یہ لوگ ان میں سے ہی آئے ہیں یا کہیں اور سے؟ انہوں نے مجھ پر کفر کے فتوے لگائے۔ لیکن اس فتویٰ کفر کی کیا تاثیر ہوئی؟ جماعت بڑھی۔ اگر یہ سلسلہ منصوبہ بازی سے چلایا گیا ہوتا تو ضرور تھا کہ اس فتویٰ کا اثر ہوتا اور میری راہ میں وہ فتویٰ کفر بڑی بھاری روک پیدا کر دیتا۔ لیکن جو بات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو انسان کا مقدور نہیں ہے کہ اسے پامال کر سکے جو کچھ منصوبے میرے مخالف کئے جاتے ہیں۔ پہچان کرنے والوں کو حسرت ہی ہوتی ہے۔ میں کھول کر کہتا ہوں کہ یہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہیں ایک عظیم الشان دریا کے سامنے جو اپنے پورے زور سے آ رہا ہے اپنا ہاتھ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ اس سے رک جاوے۔ مگر اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ وہ رک نہیں سکتا۔ یہ ان گالیوں سے روکنا چاہتے ہیں مگر یاد رکھیں کہ کبھی نہیں رکے گا۔ کیا شریف آدمیوں کا کام ہے کہ گالیاں دے۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ہفتم ص 205)

آپ نے گالیاں دے کر مجھ پر احسان کیا ہے

ایک شخص نے بھرے بازار میں امام ابوحنیفہؒ کی شان میں گستاخی کی اور گالیاں دیں۔ حضرت امام اعظمؒ نے غصے کو ضبط فرمایا اور اس کو کچھ نہ کہا اور گھر واپس آنے کے بعد ایک خوان میں کافی درہم و دینار رکھ کر اس شخص کے گھر پر تشریف لے گئے، دروازے پر دستک دی، یہ شخص باہر آیا تو درہم و دینار کا یہ خوان اس کے سامنے یہ کہتے ہوئے رکھ دیا کہ آج تم نے مجھ پہ بڑا احسان کیا اپنی نیکیاں مجھے دے دیں، میں اس احسان کا بدلہ چکانے کے لئے یہ تحفہ پیش کر رہا ہوں۔

امام اعظمؒ کے اس معاملہ کا اس کے دل پر ایسا

اثر ہوا کہ اس نے آئندہ کے لئے اس بری خصلت سے توبہ کرلی اور حضرت امامؒ سے معافی مانگی اور آپؒ کی خدمت اور صحبت میں علم حاصل کرنے لگا۔ یہاں تک کہ آپ کے شاگردوں میں ایک بڑے عالم کی حیثیت اختیار کرلی۔

(بحوالہ روزنامہ خبریں ملتان 15 اپریل 2009ء)

احمدی بچے گالی نہیں دیا کرتے

جماعت احمدیہ کے معروف بزرگ سید سرور شاہ صاحب نے حضرت مسیح موعود سے براہ راست تربیت پائی تھی۔ آپ جماعت کے ہر طبقہ کا تربیتی امور میں خیال فرماتے تھے احمدی بچے کی آپ نے اس طرح راہنمائی فرمائی۔

کسی بات پر ایک سکھ لڑکے نے ایک اور احمدی بچے کو گالی دے دی۔ احمدی بچے نے بھی وہی الفاظ دہرا دیئے۔ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے سن لیا اور پوچھا کہ بچے تم کس کے بیٹے ہو؟ مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن کسی اور نے بتا دیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ بیٹا! تم احمدی باپ کے بیٹے ہو۔ گالی دے رہے ہو۔ یہ اچھی بات نہیں توبہ کرو۔ وہ کچھ سہم سا گیا تھا۔ اس نے کہا اس نے پہلے مجھے گالی دی تھی۔ آپ نے فرمایا ہم احمدی ہیں۔ تم ابھی بچے ہو تمہیں معلوم نہیں کہ لوگ ہمیں کس قدر گالیاں دیتے ہیں۔ ہم صبر کرتے ہیں تم بھی صبر کرو۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 5 حصہ سوم ص 19,18)

گالیاں سن کر برداشت کریں

گالیاں سننا سنت ابرار ہے نیک لوگ کسی کو نہ گالی نکالتے ہیں اور نہ ہی برا بھلا کہتے ہیں۔ بلکہ دعا دیتے رہتے ہیں۔ طیش میں نہیں آتے اور نہ ہی ملال وجلال کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

یہ مجھے گالیاں دیتے ہیں لیکن میں ان کی گالیوں کی پروا نہیں کرتا اور نہ ان پر افسوس کرتا ہوں کیونکہ وہ اس مقابلہ سے عاجز آ گئے ہیں اور اپنی عاجزی اور فرومائیگی کو بجز اس کے نہیں چھپا سکتے کہ گالیاں دیں کفر کے فتوے لگائیں۔ جھوٹے مقدمات بنائیں اور قسم قسم کے افتراء اور بہتان لگائیں۔ وہ اپنی ساری طاقتوں کو کام میں لا کر میرا مقابلہ کرلیں اور دیکھ لیں کہ آخری فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔ میں ان کی گالیوں کی اگر پرواہ کروں تو وہ اصل کام جو خدا تعالیٰ نے مجھے سپرد کیا ہے رہ جاتا ہے۔ اس لئے جہاں میں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے۔ وہ صبر اور برداشت کا نمونہ ظاہر کریں اور اپنے اخلاق دکھائیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل وفکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں۔ اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 180)

گالیوں کا تھیلا

خدا تعالیٰ کے بزرگ شان پیارے باحوصلہ ہوتے ہیں اور بنی نوع انسان کے خیر خواہ۔ انہیں انسانوں کی ایذا دہی متزلزل نہیں کرتی اور نہ ہی بدلہ وانتقام پر اکساتی ہے۔ اس پر صبر کا اعلیٰ نمونہ قائم کرتے ہیں۔ آپ کو اکثر ڈاک کے ذریعہ بھی گالیاں دیا کرتے تھے جسے آپ محفوظ کر کے رکھتے تھے فرماتے ہیں:۔

میرے پاس ایک تھیلا ان گالیوں سے بھرے ہوئے کاغذات کا پڑا ہے۔ ایک نیا کاغذ آیا تھا وہ بھی آج میں نے اس میں داخل کر دیا ہے مگر ان سب کو ہم جانے دیتے ہیں۔ اپنی جماعت کے ساتھ اگرچہ میری ہمدردی خاص ہے۔ مگر میں سب کے ساتھ ہمدردی کرتا ہوں اور مخالفین کے ساتھ بھی میری ہمدردی ہے۔ جیسا کہ ایک حکیم تریاق کا پیالہ مریض کو دیتا ہے کہ وہ شفا پاوے مگر مریض غصہ میں آ کر اس پیالہ کو توڑ دیتا ہے۔ تو حکیم اس پر افسوس کرتا ہے اور رحم کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 222)

سمارٹ تپش پیما

کئی لوگ بغیر سوچے سمجھے بجلی و گیس استعمال کرتے ہیں اور جب بل آئے تو سر تھام کر بیٹھ جاتے ہیں۔ امریکی موجد فریڈ تھامپسن نے ایسے ہی لوگوں کے لئے ایک چھوٹا سا آلہ 'انرجی ہب ڈیش بورڈ' ایجاد کر دیا۔ سکرین والا یہ آلہ آپ کے گھر موجود ہر برقی شے سے وائرلیس گفتگو کر کے بتا دیتا ہے کہ وہ کتنی بجلی یا گیس استعمال کر رہا ہے۔ نیز اس سے خودکار طور پر اشیاء بند یا کھولی بھی جا سکتی ہیں۔ مزید برآں ہیٹر یا ایئرکنڈیشنر کا درجہ حرارت کم یا زیادہ کیا جا سکتا ہے۔ گویا یہ بجلی و گیس بل کم اور نظم وضبط پیدا کرنے کا مفید آلہ ہے۔ یورپی و امریکی مارکیٹوں میں فروخت ہونے لگا ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 3 جنوری 2010ء)

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب

28 مئی 2010ء کے سانحہ لاہور میں مولا کی راہ میں قربان ہونے والے

محترم خلیل احمد سولنگی صاحب کا ذکر خیر

28 مئی 2010ء کے سانحہ لاہور میں محترم خلیل احمد صاحب سولنگی ان خوش نصیبوں میں شامل تھے جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لئے چن لیا۔

سولنگی صاحب نہایت سادہ طبیعت خوش گفتار خوش مزاج انسان تھے۔ باتوں باتوں میں دوسروں کا دل موہ لینے والی سحر انگیز شخصیت کے مالک تھے۔

آپ ایک عرصہ تک قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس وقت حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کی ایک تحصیل تھی جبکہ حافظ آباد اب ایک الگ ضلع معرض وجود میں آ گیا ہے۔ خاکسار کو بھی ایک لمبا عرصہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ حافظ آباد شہر کے طور پر خدمت کی سعادت حاصل رہی۔ محترم سولنگی صاحب کی قیادت ضلع کے دوران جو ایک خوبی کھل کر سامنے آئی وہ یہ تھی کہ ہر مہینے کم از کم ہر مجلس کا ایک دورہ ضرور کرتے بعض دفعہ ایک سے زیادہ بھی ہو جاتے تھے۔ چونکہ اس وقت واپڈا کے ملازم تھے چھٹی والے دن اپنی موٹر سائیکل پر اکیلے یا کبھی خادم کے ساتھ گوجرانوالہ شہر سے نکلتے تو حافظ آباد تحصیل کی تمام جماعتوں کا دورہ کر کے انہیں ہدایات دے کر ان کا جائزہ وغیرہ لے کر شام کو واپسی ہوتی۔ سردی یا گرمی کبھی بھی ان کے اس خدمت کے جذبے میں رکاوٹ نہ بن سکی۔ ان کی کوشش ہوتی چاہے چند منٹ ہی کیوں نہ ہوں عہدیداروں سے ضرور ملاقات کرتے۔

سادگی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ حافظ آباد شہر کے علاوہ اکثر جماعتیں دیہاتی تھیں۔ دورہ جات کے لئے آتے رہتے تھے۔ کبھی بھی یہ باور نہیں کروایا کہ میں ایک گزیٹڈ آفیسر ہوں۔ پینٹ شرٹ میں ملبوس ہوں بیٹھنے کے لئے کرسی وغیرہ ہونی چاہئے یا کوئی اچھی جگہ۔ جہاں جو چیز میسر ہوتی بیٹھ جاتے گھاس پر بیٹھ گئے زمین پر بیٹھ گئے اگر چار پائی ہے تو اس پر ہی چند منٹ آرام کیا اور دوستوں سے ملاقات کی۔

ہمارے ہاں دیہاتی جماعتوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مہمان نوازی کا وصف خاص طور پر پایا جاتا ہے۔ دورہ جات کے دوران دیہاتی ماحول میں موسم کے مطابق جو بھی مشروب میسر ہوتا بغیر کسی ہچکچاہٹ کے قبول کرتے۔ سادہ انسان تھے سادگی ہی پسند کرتے تھے۔

ملاقات میں ان سے گفتگو کرنے سے خدام میں بھی ایک جوش اور ولولہ پیدا ہوتا۔ جب ہم دیکھتے کہ موٹر سائیکل پر سوار خدا کی خاطر دین کی خدمت کی غرض سے ہمارے پاس چل کر آئے ہیں تو دل سے دعائیں نکلتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کرے ہم میں بھی اتنا ہی خدمت کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

ایک دفعہ دسمبر کے دن تھے سخت سردی کی راتیں مکرم چوہدری شفقت حیات صاحب (فضل عمر پریس والے) امیر حلقہ حافظ آباد نے بتایا ربوہ سے جلسہ سالانہ کی انتظامیہ نے امیر صاحب ضلع گوجرانوالہ کو مطلع فرمایا کہ جلسہ کے لئے اتنے ٹرک پرالی کی ضرورت ہے ان دنوں ٹیلی فون اتنا عام تو نہ تھا۔ 4,3 نوجوان موٹر سائیکلوں پر سوار سخت سردی میں آدھی رات کے وقت ہمارے ہاں حافظ آباد تشریف لائے اور کہا کہ مرکز سے اطلاع آئی ہے کہ صبح تک اتنے ٹرک پرالی جلسہ کی ضروریات کے لئے درکار ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے موقع محل کے مطابق تواضع کی اسی وقت حافظ آباد تحصیل کی ایک مخلص جماعت مانگٹ اونچا ان کے ساتھ موٹر سائیکل پر سوار ہو کر پہنچے۔ وہاں کے صدر جماعت محترم چوہدری محمد افضل صاحب مانگٹ مرحوم کو جگایا اور مرکز کی ضروریات سے آگاہ کیا۔ چوہدری صاحب مرحوم نے فرمایا صبح ہوتے ہی مزدور لگا دوں گا۔ دوپہر سے قبل مطلوبہ ٹرک ربوہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے اور شام تک انشاء اللہ مرکز پہنچ جائیں گے۔ ان خدام کو چوہدری صاحب مرحوم نے آرام کرنے کے لئے کہا۔ لیکن ان نوجوانوں نے کہا کہ ہم نے صبح جا کر محترم امیر صاحب ضلع کو اطلاع کرنی ہے کہ ہم نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ اسی وقت راتوں رات یہ نوجوان موٹر سائیکلوں پر ہی واپس گوجرانوالہ چلے گئے۔ ان نوجوانوں میں محترم خلیل احمد صاحب سولنگی بھی شامل تھے۔

یہ ہے ایک نئی نسل کے لئے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہونے والوں کا ایک عظیم الشان نمونہ۔ اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ شدید سردی ہے سواری کا مناسب انتظام نہیں۔ امیر کی اطاعت میں راتوں رات اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر بے خوف وخطر نکل کھڑے ہوتے ہیں اور ایک لمبا سفر موٹر سائیکلوں پر ہی طے کیا۔ اگلے دن شام تک مطلوبہ ٹرک پرالی کے مرکز پہنچ گئے تھے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جماعتی روایات کو قائم رکھتے ہوئے ان کے نیک نمونے اپنے اندر نسل در نسل پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سنڈریلا دنیا کی مشہور لوک کہانی

جرمن سے ترجمہ: مکرمہ صفورہ ممتاز صاحبہ

ایک تاجر تھا۔ ایک دن اس کی بیوی بیمار ہوگئی اور جب اُسے محسوس ہوا کہ اب میرا وقت آپہنچا ہے اس نے اپنی اکلوتی لاڈلی بیٹی کو اپنے پاس بلا کر بٹھایا اسے نصیحت کی کہ: میری پیاری بچی تم ہمیشہ نیکی اور ہمدردی اختیار کرنا پھر خدا ہمیشہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور میں آسمان سے تمہیں دیکھا کروں گی اور تمہارے آس پاس ہی ہوں گی۔ یہ کہہ کر اس کی آنکھیں بند ہوگئیں اور روح جسم سے پرواز کرگئی۔ اس کی بیٹی روزانہ ماں کی قبر پر جاتی اور روتی اور ماں کی نصیحت کے مطابق نیک اور ہمدرد بنتی چلی گئی۔ جب سردیوں کا موسم آیا تو برف کی سفید چادر نے قبر کو بھی ڈھانپ لیا اور جب موسم بہار کے سورج کی کرنوں نے یہ چادر ہٹائی تو لڑکی کے باپ نے ایک دوسری شادی کرلی۔ دوسری عورت کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی گھر میں آئیں جن کے چہرے تو سفید اور خوبصورت تھے مگر دل خشک اور کالے۔ بیچاری معصوم لڑکی کے لئے مصائب کا ایک اور دور شروع ہوگیا۔

"یہ بدھو، اللہ میاں کی گائے ہمارے ساتھ ایک ہی کمرے میں بیٹھے گی۔" اُس کی سوتیلی بہنیں اس کو کہتیں۔ جس نے روٹی کھانی ہے محنت کرکے کمائے۔ چل نوکرانی یہاں سے باورچی خانے میں دفع ہوجا۔ سوتیلی بہنوں نے لڑکی کے خوبصورت کپڑے خود لے لئے اور اس کو ایک میلے رنگ کا پھٹا پرانا کرتہ اور لکڑی کے بھاری بھاری جوتے پہنا دیئے۔ پھر اس کا تمسخر اڑانے لگیں کہ دیکھو تو سہی مغرور شہزادی کیسے تیار ہوئی ہے۔ اور اس بیچاری کی ہنسی اُڑاتی ہوئی اُسے باورچی خانے پہنچا آئیں۔ جہاں اس کو صبح سے شام تک مشقت طلب کام کرنے پڑتے۔ اُس کو نور کے تڑکے دن نکلنے سے پہلے اٹھنا پڑتا، پانی بھر کر لانا پڑتا، چولہے میں آگ دھونکنی ہوتی، کھانا پکانا برتن اور کپڑے دھونے پڑتے۔ اس کے علاوہ اس کی سوتیلی بہنیں اس کا دل جلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتیں۔ ہر وقت اس کا مذاق اڑاتیں۔ چولہے کی راکھ میں مٹر اور چنے پھینکتیں رہتیں اور اسے حکم دیتیں کہ یہ دانے چنو۔ رات کو جب بیچاری کام سے تھک ہار جاتی تو سونے کے لئے بستر کی بجائے چولہے کے ساتھ راکھ کے ڈھیر پر سونا پڑتا۔ اور چونکہ وہاں ہر وقت راکھ کی گرد اور گند ہوتا تھا انہوں نے اس کا نام سنڈریلا یعنی راکھ جلی رکھ دیا۔ ایک دفعہ اس کے باپ کا کسی منڈی میں جانا ہوا جانے سے پہلے اس نے دونوں سوتیلی بیٹیوں سے پوچھا کہ وہ واپسی پر ان کیلئے کیا تحفہ لائے۔ پہلی نے کہا خوبصورت کپڑے اور دوسری نے کہا موتی اور جواہرات۔ پھر وہ سنڈریلا سے مخاطب ہوا اور پوچھا کہ تم کیا لینا چاہتی ہو۔ سنڈریلا نے کہا کہ پیارے ابا جب آپ واپسی کیلئے رُخ موڑیں تو سب سے پہلے جس درخت کی شاخ آپ کی ٹوپی سے ٹکرائے وہ شاخ میرے لئے توڑ لائیے۔ باپ نے اپنے کام سے فارغ ہوکر دونوں سوتیلی بیٹیوں کیلئے خوبصورت کپڑے اور موتی جواہرات وغیرہ خریدے اور واپسی پر ایک جنگل میں گھوڑوں پر گزرتے ہوئے چھوٹے اخروٹ کے ایک درخت (فندق کا درخت، Hazel) کی ایک شاخ اسکی ٹوپی سے ٹکرائی اور ٹوپی نیچے گرادی تب اس نے وہ شاخ توڑ لی اور ساتھ رکھ لی۔ اور جب وہ گھر پہنچا تو سوتیلی بیٹیوں کو ان کے تحفے دیئے اور سنڈریلا کو اخروٹ کی شاخ دی سنڈریلا نے باپ کا شکریہ ادا کیا اور شاخ لے کر ماں کی قبر پر لگا دی اور وہاں بیٹھ کر دیر تک زاروقطار روتی رہی یہاں تک کہ شاخ کی جڑیں مٹی اُس کے آنسوؤں سے بھرگئی۔

وہ شاخ بڑھتی گئی اور ایک خوبصورت تناور درخت بن گئی۔ سنڈریلا روزانہ تین بار وہاں جاتی اس کی چھاؤں میں بیٹھ کر روتی اور دعائیں کرتی اور ہر دفعہ وہاں درخت پر ایک سفید پرندہ بھی آجاتا اور جب سنڈریلا کسی خواہش کا اظہار کرتی تو پرندہ اوپر سے مطلوبہ چیز اس کے لئے نیچے گرا دیتا۔ پھر ایک دفعہ یوں ہوا کہ بادشاہ نے ایک تین روزہ شاہی تقریب کا اہتمام کیا جس میں ملک کی تمام خوبصورت دوشیزاؤں کو مدعو کرنے کا اعلان کیا گیا تاکہ شہزادے کے لئے دلہن کا انتخاب کیا جاسکے جب دونوں سوتیلی بہنوں نے یہ اعلان سنا تو بہت خوشی خوشی جشن میں جانے کی تیاری کرنے لگیں۔ اور سنڈریلا کو بلا کر کہنے لگیں چلو ہمارے بالوں میں کنگھی کرو اور ہمارے جوتے صاف کرو اور ہمارے کپڑے ٹانکو ہم تو بادشاہ کے محل میں جشن پر جارہی ہیں۔

سنڈریلا چپ چاپ ان کا کہا مانتی رہی اور ساتھ روتی رہی کیونکہ جشن کی خوشیوں میں شریک ہونے کو اس کا دل بھی چاہ رہا تھا۔ اس نے بھی اپنی سوتیلی ماں سے ساتھ جانے کی اجازت چاہی۔ سوتیلی ماں نے آگے سے جواب دیا کہ تم اتنی گرد آلود اور گندی ہو تم جشن میں کیسے جانا چاہتی ہو؟ تمہارے پاس تو کپڑے اور جوتے تک نہیں ہیں اور تم جشن کی خوشیوں کے خواب دیکھ رہی ہو؟ مگر سنڈریلا بھی مستقلاً اپنی سوتیلی ماں سے جشن میں جانے کی درخواست کرتی رہی۔ آخر تنگ آکر اس کی سوتیلی ماں بولی اچھا اگر جانا چاہتی ہو تو ایک شرط ہے۔ میں نے مسور کی دال کے دانوں کا ایک تھال راکھ میں ڈالا ہے اگر تم دو گھنٹوں کے اندر اندر یہ دانے راکھ میں سے چن لو، ٹھیک دانے ایک طرف اور خراب دانے ایک طرف تو تم ساتھ جاسکتی ہو۔ سنڈریلا بیچاری پچھلے دروازے سے باغ میں گئی اور وہاں اپنے پالتو کبوتروں کو صدا لگانے لگی کہ اے کبوترو اور اے آسمان کے نیچے تمام پرندو آؤ اور دانے چننے میں میری مدد کرو۔ ٹھیک دانے برتن میں اور خراب دانے چھاننی میں۔

سنڈریلا کی آواز سن کر دو سفید کبوتر باورچی خانے کی کھڑکی سے اندر آئے۔ اس کے بعد دوسرے کبوتر آئے اور پھر آسمان کے نیچے جتنے پرندے تھے غول در غول اندر گھس آئے۔ اور راکھ کے پاس جمع ہوگئے۔ پہلے کبوتروں نے سر ہلائے اور پک پک کر کے دانے چننے شروع کئے۔ پھر باقی پرندوں نے بھی پک پک کر کے دانے چننے شروع کردیئے۔ ایک گھنٹہ ختم ہونے سے پہلے پہلے انہوں نے سارے اچھے دانے برتن میں اور خراب دانے چھاننی میں ڈال دیئے۔ اور اُڑ کر باہر چلے گئے۔ سنڈریلا خوشی خوشی برتن اُٹھا کر سوتیلی ماں کے پاس آئی اور سمجھنے لگی کہ اب اس کو جشن میں ساتھ جانے کی اجازت مل جائے گی۔

مگر سوتیلی ماں بولی: سنڈریلا نہیں تمہارے پاس اچھے کپڑے بھی نہیں ہیں اور تمہیں جشن کے آداب بھی نہیں آتے وہاں سب تمہاری ہنسی اُڑائیں گے سنڈریلا یہ سن کر رونے لگی اور روتی رہی تب اس کی سوتیلی ماں بولی اچھا اگر تم مسور کی دال کے دو تھال ایک گھنٹے کے اندر اندر راکھ میں سے چن لو تو تم ساتھ جاسکتی ہو۔ اور اندر ہی اندر اس کی سوتیلی ماں سوچتی رہی کہ یہ کام تو یہ کبھی بھی پورا نہیں کر سکتی۔ جب سوتیلی ماں نے دال کے دو تھال راکھ میں اُنڈیلے تو سنڈریلا پچھلے دروازے سے باغ میں آئی اور اپنے دوست کبوتروں کو آواز دینے لگی۔ "اے کبوترو اور اے آسمان کے نیچے سب پرندو آؤ اور دانے چننے میں میری مدد کرو۔ ٹھیک ٹھیک دانے برتن میں اور خراب خراب دانے چھاننی میں۔ تب باورچی خانے کی کھڑکی سے پہلے دو سفید کبوتر پھر باقی کبوتر اور پھر آسمان کے نیچے جتنے کبوتر تھے جوق در جوق راکھ کے پاس اکٹھے ہوگئے اور پہلے سفید کبوتروں نے پک پک کر کے اور پھر دوسرے کبوتروں نے پک پک کر کے آدھے گھنٹے سے پہلے پہلے سارے ٹھیک دانے چن کر برتن میں اور خراب دانے چھاننی میں ڈال دیئے۔ اور اُڑ کر باہر چلے گئے۔ سنڈریلا خوشی خوشی برتن اٹھا کے سوتیلی ماں کے پاس گئی اور اب کی بار اسے یقین تھا کہ اب اُسے شاہی تقریب میں ساتھ جانے کی اجازت مل جائے گی۔ مگر سوتیلی ماں بولی تمہاری ساری محنت کسی کام نہیں آئے گی۔ تم ساتھ نہیں جاسکتی تمہارے پاس اچھے کپڑے بھی نہیں ہیں اور تم میلے کا رقص بھی نہیں جانتی۔ تمہاری وجہ سے ہمیں شرم آئے گی اور ہماری بے عزتی ہو گی۔ یہ کہہ کر سوتیلی ماں اس کے سامنے سے پیٹھ پھیرتی ہوئی اپنی دونوں مغرور بیٹیوں کو لے کر جشن میں چلی گئی۔ اب جبکہ گھر میں کوئی بھی نہ رہا سنڈریلا اکیلی رہ گئی تو وہ اپنی ماں کی قبر کے سرہانے اخروٹ (فندق، Hasel) کے درخت کے نیچے جا بیٹھی اور بولی: اے درخت تو اپنے آپ کو ہلا کر رکھ دے اور کھنگال ڈال اور میرے اوپر سونا اور چاندی پھینک۔ تب درخت کے اوپر موجود سفید پرندے نے ایک سنہری اور روپہلا لباس اور چاندی اور ریشم کے بنے ہوئے جوتے نیچے گرا دیئے سنڈریلا نے جلدی سے لباس تبدیل کیا اور تقریب میں چلی گئی۔ اس کی سوتیلی ماں اور بہنیں اس کو پہچان نہ سکیں اور سمجھیں کہ یہ اتنی حسین لڑکی اس خوبصورت سنہری لباس میں کسی دوسرے ملک کے بادشاہ کی بیٹی ہوگی۔ سنڈریلا کا تو انہیں گمان تک نہ گزرا اور وہ یہی سمجھتی رہیں کہ وہ گھر میں گند میں بیٹھی راکھ میں سے دانے چن رہی ہوگی۔

جب شہزادہ سنڈریلا کے پاس سے گزرا تو اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور اس کے ساتھ رقص کرنے لگا۔ شہزادہ کسی اور دوشیزہ کے ساتھ رقص کرنا نہیں چاہتا تھا مبادا کہ سنڈریلا کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہ چھوٹ جائے اور جب کوئی اور جوان سنڈریلا کا ہاتھ تھامنے کی پیشکش یا کوشش کرتا تو شہزادہ سب کو یہ کہہ کر پیچھے ہٹا دیتا کہ یہ میری ساتھی ہے۔

شام تک وہ رقص کرتے رہے اور جب سنڈریلا گھر جانے لگی تو شہزادہ بولا میں تمہیں چھوڑ آتا ہوں کیونکہ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ خوبصورت لڑکی کس کی بیٹی ہے۔ وہ شہزادے سے بچتی بچاتی ہوئی بھاگ کر واپس گھر پہنچی مگر شہزادہ بھی اس کا تعاقب کرتا ہوا گھوڑا دوڑاتا ہوا اس کے پیچھے ہی پہنچ گیا۔ سنڈریلا جلدی سے کبوتروں کے ڈربے میں گھس گئی اور شہزادہ دیکھتا ہی رہ گیا اتنے میں سنڈریلا کا باپ وہاں آیا تو شہزادہ کہنے لگا کہ ایک اجنبی لڑکی کبوتروں کے اس ڈربے میں گھسی ہے۔ سنڈریلا کا باپ سوچنے لگا کہ کیا شہزادے کی مراد سنڈریلا سے ہے شہزادے نے حکم دیا کہ اس کو کلہاڑیاں اور کسیاں لا کر دی جائیں تاکہ وہ کبوتروں کا ڈربہ توڑ سکے۔ مگر جب ڈربہ توڑا تو وہاں کوئی بھی نہ تھا۔

جب باقی لوگ گھر واپس آئے تو سنڈریلا حسب عادت اپنے میلے کچیلے کپڑوں میں راکھ کے ڈھیر پر لیٹی ہوئی تھی اور چمنی میں ایک دھیما سا تیل کا دیا جل رہا تھا۔ دراصل سنڈریلا پھرتی سے کبوتروں کے ڈربے کے پچھلی جانب سے نکل کر

اخروٹ کے درخت کی جانب چلی گئی تھی وہاں اس نے خوبصورت لباس اتار کر قبر پر رکھا جو سفید پرندہ اٹھا کر لے گیا اور سنڈریلا اپنے میلے کچیلے کپڑے پہن کر باورچی خانے میں راکھ کے ڈھیر کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔ اگلے روز پھر جب شاہی تقریب شروع ہوئی اور سنڈریلا کی سوتیلی ماں اور بہنیں وہاں چلی گئیں تو سنڈریلا اخروٹ کے درخت کے پاس آئی۔ ''اے درخت اچھی طرح ہل جا اور اپنے آپ کو ہلا کر رکھ دے اور میرے اوپر سونا اور چاندی گرا۔ تب پرندے نے پہلے دن سے بھی زیادہ فاخرانہ لباس نیچے پھینکا اور جب سنڈریلا یہ لباس پہن کر تقریب میں شامل ہوئی تو ہر شخص اس کی خوبصورتی پر حیران رہ گیا۔ مگر شہزادہ تو انتظار کر رہا تھا کہ کب وہ لڑکی آئے اور جونہی وہ آئی شہزادے نے اس کا ہاتھ تھاما اور صرف اس کے ساتھ ہی رقص کرنے لگا۔ اور جب کسی اور نے اس کی طرف پیشکش کی تو وہ کہہ دیتا یہ میری ساتھی ہے جب شام ہوئی اور سنڈریلا گھر جانے لگی تو شہزادہ بھی اس کے پیچھے ہو لیا تاکہ دیکھے کہ وہ کس گھرانے کی ہے۔ مگر سنڈریلا شہزادے کو داؤ دیتی ہوئی جلدی سے گھر کے پیچھے باغ میں چلی گئی۔ وہاں ناشپاتی کا ایک بہت بڑا خوبصورت درخت تھا جس پر بہترین ناشپاتیاں لگی ہوئی تھیں سنڈریلا پھرتی سے درخت کی شاخوں کے درمیان غائب ہوگئی اور شہزادے کو پتہ ہی نہ چل سکا کہ وہ کہاں گئی ہے۔ شہزادہ سنڈریلا کے باپ کا انتظار کرنے لگا جب اس کا باپ آیا تو شہزادہ بولا کہ وہ اجنبی لڑکی مجھ سے بچ نکلی ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ ناشپاتی کے درخت پر چڑھ گئی ہے۔ باپ نے سوچا کہ کیا یہ سنڈریلا ہوسکتی ہے؟۔ انہوں نے کلہاڑی منگوائی اور درخت کاٹ ڈالا اور وہاں سے کوئی بھی برآمد نہ ہوا اور جب سب لوگ باورچی خانے میں پہنچے تو سنڈریلا ہمیشہ کی طرح راکھ میں لیٹی پائی۔ دراصل سنڈریلا جلدی سے ناشپاتی کے درخت کی دوسری جانب سے اتر کر اخروٹ کے درخت کی طرف چلی گئی تھی۔ فاخرانہ لباس پرندے کو واپس کیا اور اپنا پھٹا پرانا کرتہ پہن کر راکھ میں آکر لیٹ گئی۔

تیسرے دن جب سنڈریلا کے والدین اور سوتیلی بہنیں جشن میں چلے گئے تو سنڈریلا پھر اپنی ماں کی قبر پر آئی اور درخت سے مخاطب ہو کر کہنے لگی: اے درخت سخت جنبش کھا اور زور سے جھٹکا کھا اور میرے اوپر سونا اور چاندی برسا اب کے پرندے نے اوپر سے جو لباس گرایا وہ اتنا شاندار اور دمکتا ہوا تھا کہ پہلے لباس اس کے مقابلے میں ہیچ لگتے تھے۔ اور جوتے بالکل سنہری تھے۔ اب سنڈریلا جب اس لباس کے ساتھ تقریب میں آئی تو سب لوگوں کی زبان حیرت سے گنگ ہوگئی۔ اس بار بھی شہزادہ صرف سنڈریلا کے ساتھ ہی رقص کرتا رہا اور اگر کوئی دوسرا اس کی طرف ہاتھ بڑھاتا تو شہزادہ کہتا کہ یہ میری ساتھی ہے اور اس کو واپس کر دیتا۔ جب شام ہوئی اور سنڈریلا جانے لگی تو شہزادے نے بھی ساتھ جانا چاہا مگر وہ اتنی تیزی سے شہزادے کے پاس سے نکل بھاگی کہ شہزادہ اس کا پیچھا نہ کر سکا مگر ساتھ ہی شہزادے نے یہ ترکیب کی کہ سیڑھیوں پر لئی (پیچ) پھیلا دی۔ جب سنڈریلا تیزی سے نیچے سیڑھیاں اتر رہی تھی تو اس کا بایاں جوتا سیڑھیوں میں پیچ پر چپکا رہ گیا۔ شہزادے نے وہ جوتا اٹھا لیا۔ یہ ایک انتہائی خوبصورت، نازک اور سنہری جوتا تھا۔ اگلے دن ہی شہزادہ جوتا لیکر سنڈریلا کے باپ کے گھر گیا۔ اور بولا کہ جس لڑکی کے پیر میں یہ جوتا پورا آئے گا صرف وہ ہی میری بیوی بنے گی۔

سنڈریلا کی دونوں بہنیں بہت خوش ہوئیں کہ ان کے پیر اتنے خوبصورت ہیں اور انہیں یہ جوتا پورا آئے گا۔ بڑی بہن جوتا لیکر کمرے میں گئی تاکہ پہن کر دیکھ سکے کہ آیا اس کو یہ جوتا آتا ہے اس کی ماں بھی اس کے ساتھ ہی کھڑی تھی۔ مگر اس کا انگوٹھا اتنا موٹا تھا کہ جوتا اس کو نہ پورا آسکا ویسے بھی جوتا اس کو چھوٹا تھا۔ اس کی ماں نے اس کو ایک چھری تھمائی اور بولی کہ لو اپنا انگوٹھا کاٹ ڈالو۔ جب تم ملکہ بن جاؤ گی تمہیں ویسے ہی چلنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ بڑی لڑکی نے اپنا انگوٹھا کاٹ ڈالا پیر بمشکل دوسری طرف سے ہو کر جاتا تھا جب وہ وہاں پہنچے تو اخروٹ کے درخت پر سے دو سفید کبوتر بولے پیچھے دیکھو پیچھے دیکھو جوتے میں خون ہے جوتا چھوٹا ہے اور اصلی دلہن ابھی گھر بیٹھی ہے۔ تب شہزادے نے لڑکی کے پیر کی طرف دیکھا تو جوتے سے خون ابل ابل کر باہر نکل رہا تھا۔ شہزادے نے گھوڑا موڑا اور نقلی دلہن کو اس کے گھر واپس کیا اور بولا کہ یہ اصلی دلہن نہیں ہے دوسری بہن یہ جوتا پہنے۔ تب دوسری بہن اندر گئی اور جوتا پہننے لگی اس کی انگلیاں تو جوتے میں چلی گئیں مگر اس کی ایڑیاں اتنی بڑی تھیں کہ جوتا اس کو پورا نہ آسکا۔ اس کو بھی اس کی ماں نے چھری دی کہ اپنی ایڑیاں کاٹ لو جب تم ملکہ بن جاؤ گی تو تمہیں پیروں سے چلنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ لڑکی نے اپنی ایڑیاں کاٹ ڈالیں اور پیر جوتے میں دھنسایا اور کراہٹیں دباتی ہوئی باہر شہزادے کے پاس چلی گئی۔ شہزادہ اس کو اپنی دلہن سمجھتے ہوئے گھوڑے پر بٹھا کر وہاں سے چل پڑا۔ مگر جب وہ اخروٹ کے درخت کے پاس پہنچے تو وہاں بیٹھے ہوئے دو کبوتر بولے پیچھے دیکھو پیچھے دیکھو جوتے میں خون ہے جوتا چھوٹا ہے اور اصلی دلہن ابھی گھر بیٹی ہے شہزادے نے جب نیچے لڑکی کے پیروں کی طرف دیکھا تو خون نے بہہ بہہ کر سفید جرابوں کو سرخ کر چھوڑا تھا شہزادے نے پھر گھوڑا موڑا اور دوبارہ جھوٹی دلہن کو واپس گھر پہنچایا اور کہنے لگا یہ بھی میری اصلی دلہن نہیں ہے۔ اور پوچھنے لگا کہ کیا آپ کی کوئی اور بیٹی نہیں ہے؟ سنڈریلا کا باپ بولا کہ نہیں مگر میری مرحومہ بیوی سے میری ایک معمولی، لاغر اور کچھ اپاہج سی راکھ جلی لڑکی (سنڈریلا) ہے۔ مگر وہ تو ناممکن ہے کہ دلہن بنے۔ شہزادہ بولا کہ اس کو اوپر بلایا جائے۔ نہیں نہیں وہ تو اتنی گندی ہے کہ دیکھنے کے قابل بھی نہیں ہے'' مگر شہزادہ بضد رہا کہ اس کو اوپر بلایا جائے۔ مجبوراً سنڈریلا کو اوپر بلایا گیا سنڈریلا نے پہلے ہاتھ منہ دھویا اوپر آئی اور جھک کر شہزادے کو سلام کیا۔ شہزادے نے سنڈریلا کو سنہری جوتا پیش کیا۔ سنڈریلا نے وہیں ایک سٹول پر بیٹھ کر اپنے لکڑی کے بھاری جوتے سے اپنا پاؤں باہر نکالا اور نازک سنہری جوتا پہنا سنڈریلا کو جوتا ایسا اچھا پورا آیا کہ گویا ناپ کر تیار کیا گیا ہو۔ جب سنڈریلا جوتا پہن کر اٹھی تو شہزادے نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور پہچان گیا کہ یہی وہ حسین لڑکی ہے جو اس کے ساتھ رقص کرتی رہی تھی اور بولا کہ ''یہ اصلی دلہن ہے''۔

سوتیلی ماں اور بہنیں خوف اور غصے سے کانپ کانپ کر لال پیلی ہونے لگیں۔ شہزادے نے سنڈریلا کو گھوڑے پر سوار کیا اور گھوڑا دوڑاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ جب وہ اخروٹ کے درخت کے پاس پہنچے تو دونوں سفید کبوتر بولے پیچھے دیکھو جوتے میں کوئی خون نہیں ہے۔ جوتا چھوٹا بھی نہیں ہے۔ اب تم اصلی دلہن کو گھر لے جا رہے ہو۔ یہ کہتے کہتے دونوں پرندے سنڈریلا کے دائیں اور بائیں کندھوں پر بیٹھ گئے اور ہمیشہ کیلئے محل میں بھی اس کے ساتھ رہنے کے لئے چلے گئے اور شہزادہ اور سنڈریلا دیر تک آپس میں ہنسی خوشی زندگی گزارتے رہے۔

(Bruder Girmm Thienemannn Verlah 1989)

مکرم ڈاکٹر نسیم اللہ خان صاحب

صاف پانی پینا صحت کے لئے ضروری ہے

سادہ پانی کے متواتر استعمال سے متعدد موذی بیماریوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے جدید تحقیق کے مطابق سادہ پانی سر درد، بلڈ پریشر، خون کی کمی، جوڑوں کا درد، مٹاپا، دل کی تیز دھڑکن، بے ہوشی کے دورے، کھانسی، بلغم، دمہ، ٹی بی، سینے کی جلن، صفرا کے امراض، گیس، پیچش، قبض، ذیابیطس، امراض چشم، زنانہ امراض اور ناک، کان اور گلے کے امراض پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ہر بیماری کا علاج عطیہ خداوندی میں موجود ہے۔ اگر ہم چاہیں تو ان نعمتوں کے صحیح استعمال سے ہر بیماری سے بروقت بچ سکتے ہیں۔

پانی کے استعمال کا طریقہ

اس کا طریقہ یوں ہونا چاہئے کہ صبح سویرے اٹھ کر نہار منہ چار بڑے گلاس پانی پیا جائے۔ پانی پینے کے 45 منٹ تک کچھ کھانا پینا نہیں چاہئے۔ ناشتے کے بعد یا دوپہر اور رات کے کھانے کے دو گھنٹے تک پانی نہ پیئیں۔ سونے سے قبل جتنا چاہیں، پانی پیا جاسکتا ہے۔

بیمار اور کمزور افراد جو بیک وقت چار گلاس پانی نہیں پی سکتے۔ انہیں چاہئے کہ وہ ابتداء میں ایک گلاس سے آغاز کریں اور پھر رفتہ رفتہ چار گلاس تک مقدار میں اضافہ کر دیں۔ پانی استعمال کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ پانی صاف اور تازہ ہو۔ آلودہ پانی بیماریوں میں اضافہ کی وجہ بن سکتا ہے۔ دست و ہیضہ کی اہم وجہ آلودہ پانی کا استعمال ہے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ایک آئیڈیل، تندرست و توانا زندگی بسر کریں تو پھر دن بھر میں تیرہ 13 گلاس پانی کا استعمال بہتر ہے۔ کم از کم آٹھ گلاس پانی اور آٹھ گھنٹے کی نیند معمولات میں شامل ہونا ضروری ہے۔ ایک نارمل قد و قامت اور جسامت کے انسان کے لئے یہ ایک مناسب مقدار ہے۔ جو ہمیں ممکنہ بیماریوں سے نجات دلا سکتی ہے اور ہمارے دن کا بہتر اور چاق و چوبند طریقے سے آغاز بھی کرسکتی ہے۔

جب ہم سوتے ہیں تو ہمارے دماغ اور جسم کو تو آرام ملتا ہے۔ لیکن ہمارے پھیپھڑے مستقل کام کی حالت میں ہوتے ہیں۔ ہم سانس لیتے ہیں بلکہ بعض اوقات گہری نیند کے عالم میں تو بہت زور سے سانس لیتے ہیں۔ پھیپھڑے مستقل پانی کو بخارات کی شکل میں خارج کر رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے پانی کا استعمال نیند کے دوران بھی ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اگر ہم آٹھ گھنٹے کی نیند لے لیں تو پھر آٹھ گلاس پانی کا استعمال ہمارے نظام حیات کو چلانے کے لئے بہتر تو ہے لیکن کافی نہیں۔ اس لئے عالمی ادارہ صحت (WHO) نے پانی کے 13 گلاس (بڑا) پانی کے استعمال کو مفید قرار دیا ہے۔ کیوں کہ ہمارے گردوں کے لئے بہتر ہے۔ کہ وہ مکمل طور پر پانی میں ڈوبے رہیں۔ تاکہ ہمارے جسم میں گردوں کی کارکردگی بہتر رہے اور وہ ہمارے جسم سے مضر اور فاسد مادوں کو پیشاب کے ذریعے اچھی طرح خارج کرسکیں۔ کیونکہ یہ فاسد اور زہریلے مادے اکثر بہت سی بیماریوں کی جڑ ہوتے ہیں۔ جو گردوں کو اور جگر کو متاثر کرسکتے ہیں اور انسانی زندگی کو خطرات سے دوچار کرسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں لمبی صحت والی بیماریوں سے پاک زندگی عطا فرمائے اور خدمت خلق اور خدمت دین کی بھی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ ثمینہ الماس صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کی نواسی کاشفہ آصف واقفہ نو بنت مکرم محمد آصف خلیل صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مقامی نے بعمر 6 سال خدا کے فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے اس کی تقریب آمین مورخہ 10 جنوری 2012ء کو خاکسار کے مکان 8/34 دارالعلوم شرقی نور ربوہ میں ہوئی۔ بچی سے قران کریم بچی کے نانا مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم نے سنا اور دعا کروائی۔ بچی کو قرآن کریم صحت کے ساتھ اس کی والدہ مکرمہ گوہر تسنیم صاحبہ نے پڑھایا ہے۔ بچی مکرم محمد رمضان صاحب آف چک 38 جنوبی کی پوتی اور مکرم محمد حیات صاحب آف دھیر کے کلاں گجرات رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم ہمیشہ صحیح طور پر پڑھنے اس کے علوم کو سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے اور قرآن کریم ان کی نسلوں کے گھروں کو منور کرتا رہے اور آخرت میں بھی شفاعت کا موجب بنے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم میجر عمر ہاشمی صاحب ترکہ مکرم ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب)

مکرم میجر عمر ہاشمی صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی محترم ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 46/22 محلہ دارالرحمت برقبہ 1 کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ مرحوم لاولد تھے۔ لہٰذا یہ قطعہ جملہ ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔ مکرمہ ناہید عفت ہاشمی صاحبہ اور مریم ہاشمی صاحبہ اپنے حصہ سے مکرمہ عائشہ ہاشمی صاحبہ کے حق میں دستبردار ہو چکی ہیں۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرم میجر عمر ہاشمی صاحب (بھائی)
(2) مکرمہ ناہید عفت ہاشمی صاحبہ (بہن)
(3) مکرمہ طلعت ہاشمی صاحبہ (بہن)
(4) مکرمہ مریم ہاشمی صاحبہ (بہن)
(5) مکرمہ عائشہ ہاشمی صاحبہ (بہن)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد شاہد ڈوگر صاحب کارکن نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ مورخہ 8 جنوری 2012ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ اگلے روز بعد نماز ظہر بیت مبارک میں مکرم مولانا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی آپ مکرم ماسٹر محمد انور صاحب مرحوم آف نواں کوٹ پار شیخوپورہ کی بیوہ اور مکرم غلام محمد صاحب خادم حضرت مصلح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ آپ ایک نڈر مخلص احمدی، مخلوق خدا کی ہمدرد اور غمخوار تھیں۔

اپنے گاؤں میں جہاں صرف دو احمدی گھرانے تھے گاؤں کے بچوں کو کثرت سے زیور قرآن سے آراستہ کیا۔ گو زیادہ تعلیم یافتہ نہ تھیں مگر اپنی دانائی اور حکمت کی طبیعت سے سب اپنے غیر آپ کی نیک شخصیت کے گرویدہ تھے۔ 1985ء میں ربوہ کے محلّہ دارالفتوح میں سیٹل ہوئیں۔ آپ حضرت حکیم شیر محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی منجھلی بہو تھیں۔ خاکسار کے والد اکتوبر 1992ء میں وفات پا گئے تھے والدہ مرحومہ نے ان کی وفات کے بعد کافی ہمت و حوصلہ سے حالات کا مقابلہ کیا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

خاکسار اپنے خاندان کی طرف سے ان سب احباب کا تہہ دل سے مشکور ہے جنہوں نے بیماری کے ایام میں اور وفات کے موقعہ پر خود آ کر یا فون کر کے ہماری ڈھارس بندھائی اور اظہار تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دل کھول کر خرچ کریں

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

اگر میرے پاس احد کے برابر سونا آ جائے تو مجھے خوشی اس میں ہوگی کہ اس پر تیسرا دن چڑھنے سے پیشتر اللہ کی راہ میں اسے خرچ کر دوں اور ضرورت سے زائد ایک دینار بھی بچا کر نہ رکھوں اور سارا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں دل کھول کر یوں خرچ کر دوں اور لٹا دوں۔ آپ ﷺ نے دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہاتھوں کے اشارے کر کے بتایا۔ پھر فرمایا کہ جو لوگ زیادہ مالدار ہیں قیامت کے دن وہ گھاٹے میں ہوں گے سوائے ان کے جو اس طرح دائیں بائیں آگے اور پیچھے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں مگر ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ (بخاری)

احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جات صدر انجمن احمدیہ (فضل عمر ہسپتال) کی مد امداد نادار مریضان میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ولادت

مکرمہ مسرت فردوس صاحبہ دارالبرکات ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے میرے بیٹے مکرم نعم العبد عمران صاحب کارکن نظارت مال آمد کو مورخہ 7 جنوری 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام دانیال عمران عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم مبارک احمد ضیاء صاحب کارکن نظارت امور عامہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور خاندان کیلئے سہارا بنائے نیز صحت والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ نازیہ خٹک صاحبہ ترکہ مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ)

مکرمہ نازیہ خٹک صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ نسیم بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 11/15 محلہ دارالصدر برقبہ 2 کنال میں سے 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ نازیہ خٹک صاحبہ (بیٹی)
(2) مکرم منصور احمد غفور صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب باب الابواب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے دل کے تین وال بند ہیں۔ لمبے عرصہ سے شوگر کی مریضہ بھی ہیں شدید کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عاشق صاحب مرحوم لکھتی ہیں کہ میری بہو اور بھانجی مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ساجد مبشر صاحب گردوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ڈائیلائیسز ہو رہے ہیں اس کے بعد کمزوری ہو جاتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا سے نوازے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اسحٰق صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم حافظ احمد باسل صاحب ابن مکرم احمد خان گلشن صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ حال مانچسٹر یو کے مورخہ 12 جنوری 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی میت یو کے سے ربوہ لائی گئی اور مورخہ 14 جنوری کو بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی کروائی۔ مرحوم کی عمر 20 سال تھی اور چھ بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

محترمہ فریحہ منظور رانا صاحبہ لندن یو کے تحریر کرتی ہیں۔

ان کی عزیزہ محترمہ ریحانہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم احمد صاحب لندن کی انجیو پلاسٹی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کامیاب رہا۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ وفات پاگئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم شیخ محمد اسلم صاحب مرحوم مورخہ 18 جنوری 2012ء کو بعمر 61 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ محترم شیخ صاحب لمبے عرصہ سے دمہ کے مرض میں مبتلا تھے۔ کچھ عرصہ قبل آپ کو دل کا مرض بھی لاحق ہوا۔ وفات کے روز حسب معمول دفتر میں اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوئے۔ دفتری فرائض کی ادائیگی کے دوران آپ کو ہارٹ اٹیک ہوا، جس پر فوری طور پر انہیں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل کروایا گیا۔ علاج جاری تھا کہ اسی رات ساڑھے آٹھ بجے بوجہ برین ہیمبرج اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔

محترم شیخ محمد نعیم صاحب 15 دسمبر 1950ء کو دنیا پور ضلع لودھراں میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق دنیا پور کے ایک معزز، مخلص، فدائی احمدی اور متمول گھرانے سے تھا۔ آپ کے والد محترم شیخ محمد اسلم صاحب مرحوم عرصہ دراز تک دنیا پور کے صدر جماعت رہے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی اور حضرت شیخ مولا بخش صاحب آف لودھراں رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے تھے۔ جو 1901ء میں حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر کے مشرف بہ احمدیت ہوئے۔ محترم شیخ محمد نعیم صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب ایڈیٹر مصباح کے ہم زلف تھے۔

محترم شیخ صاحب نے 1968ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد اپنی زندگی جماعت کیلئے وقف کر دی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ 1977ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد میدان عمل میں قدم رکھا اور نظارت اصلاح وارشاد کے تحت پاکستان کے مختلف علاقوں گکھڑ منڈی گوجرانوالہ، فتح پور گجرات، نواب شاہ، کراچی اور واہ کینٹ راولپنڈی میں بطور مربی سلسلہ خدمات بجالاتے رہے۔ کچھ عرصہ دفتر نظارت اصلاح وارشاد میں رہے۔ 87-1986ء میں سیرالیون میں بطور مربی سلسلہ فرائض سرانجام دیئے۔ پھر افریقہ سے واپسی کے بعد مئی 1992ء تا اکتوبر 2001ء انچارج رشتہ ناطہ کے طور پر کام کیا۔ اکتوبر 2001ء تا جولائی 2006ء شعبہ تربیت نو مبائعین اور پھر 2006ء تا وقت وفات شعبہ ترتیب ریکارڈ میں خدمات بجالانے کی توفیق پارہے تھے۔

مرحوم کی شادی 1974ء میں مکرمہ امۃ الحلیم زاہدہ صاحبہ بنت محترم مولانا رشید احمد چغتائی صاحب مرحوم مربی سلسلہ بلاد عربیہ کے ساتھ ہوئی۔ آپ کی اہلیہ نے ایڈیٹر مصباح اور اپنے محلّہ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں صدر لجنہ کے طور پر کام کیا۔ مرحوم نے اپنی اہلیہ کی ان خدمات کے سلسلہ میں بھی بھرپور ان کا ساتھ دیا۔ مرحوم نے اپنے سوگواران میں بیوہ اور دو بھائی مکرم شیخ محمد وسیم صاحب جرمنی اور مکرم شیخ محمد حلیم صاحب ربوہ چھوڑے ہیں۔

مرحوم بہت سی خوبیوں اور عمدہ اوصاف کے مالک تھے۔ بہت ملنسار، ہنس مکھ، خوش مزاج، مزاحیہ طبیعت اور ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ ہر ایک کے ساتھ محبت، پیار اور اخلاق کے ساتھ پیش آتے۔ فیلڈ میں جہاں بھی رہے لوگ آپ کے عمدہ اخلاق، خوش گفتار، زندہ دل ہونے اور ہمدردی وشفقت کی وجہ سے آپ کے گرویدہ ہو جاتے تھے۔ آپ بہت فراخ دل انسان تھے۔ کمزوروں اور مستحقین کی اس انداز سے مالی مدد کرتے تھے کہ دوسرے کو پتہ نہ چلتا۔ ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے تھے۔ مرحوم اپنے مفوضہ فرائض پوری ذمہ داری سے ادا کیا کرتے تھے۔ اپنے افسران کے اطاعت گزار تھے۔ مرحوم علمی شخصیت تھے اور آپ کا حافظہ اور یادداشت نہایت عمدہ تھا۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ فدایانہ محبت اور والہانہ عشق کے جذبات سے سرشار تھے۔ طبیعت میں بہت عاجزی وانکساری پائی جاتی تھی۔ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور فراخدلی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے تھے۔

مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 19 جنوری 2012ء کو بیت مبارک میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز ان کے لواحقین کو صبر وحوصلہ سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

سپریم کورٹ کا موجودہ بوگس فہرستوں پر ضمنی الیکشن روکنے کا حکم سپریم کورٹ نے موجودہ بوگس ووٹرز فہرستوں اور نامکمل الیکشن کمیشن کے تحت انتخابات کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے شفاف فہرستوں کی تیاری تک ضمنی انتخابات روک دیئے جبکہ الیکشن کمیشن اور نادرا کو ضمنی انتخابات کے حلقوں کی نئی فہرستوں کو جلد مکمل کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

نوشہرہ، پولیس چوکی پر خودکش حملہ نوشہرہ کے نواحی علاقے اکوڑہ خٹک میں پولیس چوکی پر خودکش حملہ ہوا جس کے نتیجہ میں ایس ایچ او سمیت چھ اہلکار زخمی ہوگئے۔ جبکہ 2 دہشت گردوں کو بھی گرفتار کرلیا گیا۔

افغانستان میں برفانی تودہ گرنے سے 29 افراد جاں بحق شمالی مشرقی افغانستان میں برف کے تودے گرنے سے 29 افراد ہلاک ہوگئے۔ اور 40 افراد زخمی ہوگئے۔ شدید برف کی وجہ سے متاثرہ علاقے کی سڑکیں بند ہیں جس کی وجہ سے امدادی کاموں میں مشکلات کا سامنا ہے۔

چین کی 21 خلائی راکٹ اور 30 مصنوعی سیارچے روانہ کرنے کی منصوبہ بندی چین نے رواں سال کے دوران 21 خلائی راکٹ اور 30 مصنوعی سیارچے روانہ کرنے کی منصوبہ بندی کرلی جو اس کے 2010ء کے 19 راکٹ اور 22 سیارچوں کی روانگی کے سابقہ ریکارڈ کو توڑ دے گا۔

پاک انگلینڈ ٹیسٹ سیریز دبئی میں کھیلی جانے والی پاک انگلینڈ ٹیسٹ سیریز کے پہلے ٹیسٹ میچ میں پاکستانی ٹیم نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ٹیسٹ رینکنگ کی نمبر ایک ٹیم کو 10 وکٹوں سے شکست دے کر ٹیسٹ سیریز میں 0-1 کی برتری حاصل کرلی۔ پاکستانی باؤلر سعید اجمل نے پہلی اننگز میں 7 اور دوسری اننگز میں 3 وکٹیں حاصل کیں اور مین آف دی میچ قرار پائے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔جنوری	
طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	5:34

تقریب شادی

مکرم سید سعود احمد صاحب ابن مکرم سید مولود احمد شاہ صاحب کی تقریب شادی مورخہ 7 جنوری 2012ء کو ایوان محمود میں محترمہ عفت صاحبہ بنت مکرم ملک زبیر احمد صاحب کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس تقریب رخصتی کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ مورخہ 8 جنوری کو احاطہ قصر خلافت میں دعوت ولیمہ کا انعقاد ہوا۔ اس موقع پر بھی محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ دولہا محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کے پوتے اور محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب کے نواسے ہیں۔ جبکہ دلہن کی والدہ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ دلہن کے والد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس اینڈ سلک سنٹر
گل احمد۔ الکرم۔ امپورٹڈ گرم ورائٹی دستیاب ہے۔
ریلوے روڈ ربوہ 047-6213961,0300-7711861

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/5000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/5000
ایئر کنڈیشنر کی سہولت موجود ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580
starjewellers@ymail.com

FR-10

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317